

## طریقہ تعلیم درجات عربیہ

استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری صاحب رحمۃ اللہ علیہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ وصحبہ أجمعین، اما بعد!

میرانا قص تجزیہ شاہد ہے کہ نصاب تعلیم میں زیادہ تغیر و تبدل کرنا اس درجہ مفید نہیں جس درجہ طریقہ تعلیم تبدیل کرنا مفید ہے۔ اور اساتذہ کا خود عملی نمونہ بننا اور طلبہ کے اخلاق و اعمال کی تربیت و اصلاح کی جانب توجہ فرمائی تو مفید تر ہے۔ لہذا اساتذہ کی خدمت میں چند معروضات اور بعض امور متعلقہ طریق تعلیم عرض کئے جاتے ہیں۔ اگر ان پر عمل التزام کیا گیا تو انشاء اللہ قوی امید ہے کہ طلبہ کو علوم و فنون اور کتابوں سے بہت جلد مناسبت اور استعداد پیدا ہو جائے گی، نیز ان کی عملی اور اخلاقی حالت بھی سدھر جائے گی، یہی تعلیم کا اصلی مقصد ہے۔

۱- دینی تعلیم مع اپنے مبادی کے عبادت و طاعت ہے اور اس کا شرعہ آخرت میں اجر عظیم ہے۔ لہذا تمام اساتذہ عبادت و طاعت اور اجر و ثواب ہی کی نیت سے دینی تعلیم کو اپنا فریضہ سمجھیں اور معاشی ضروریات تنخواہ وغیرہ کو اس کے حصول کا وسیلہ و ذریعہ خیال فرمائیں۔

۲- اساتذہ تعلیم و تدریس کے علاوہ طلبہ کی دین داری اور اعمال و اخلاق کی نگرانی کو بھی اپنا فرض سمجھیں اور حسب ضرورت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرض بھی ادا کریں، اور بوقت ضرورت زجر و تنبیہ سے بھی کام لیا کریں، خصوصاً زنی و صلا (نیک لوگوں کا سالباں اور ہیئت) نماز باجماعت، ابتداء بالسلام اور جواب سلام کی خود بھی پابندی کریں اور طلباء سے بھی پابندی کرائیں۔ داڑھی منڈانا یا کتر وانا، انگریزی وضع کے بال رکھنا اور لباس پہننا، سگریٹ نوشی وغیرہ منکرات و کفریات کو قطعاً روانہ رکھیں۔ جو طلبہ اس سے باز نہ آئیں ان کو فوراً مدرسہ سے خارج کر دیں۔ اسی طرح فاسد العقیدہ طالب علم کا وجود بھی مدرسہ کے لئے سخت مضر ہے، اگر افہام و تفہیم کے باوجود باز نہ آئے تو اس کو بھی مدرسہ سے نکال دیں۔

۳- اساتذہ اپنے مطالعہ کے وقت اپنے ذہن میں ہر سبق کی ایسی ترتیب قائم کر لیا کریں جسے طلبہ کے ذہن باسانی قبول و ضبط کر سکیں اور پڑھاتے وقت وضاحت اور سہولت کا خاص طور پر لحاظ رکھا کریں۔ الزامی جواب

کے بعد تحقیقی جواب بھی ضرور دیا کریں۔

۴۔ اگر طالب علم کوئی معقول بات کہے اس کو مان لیں اگر چاہی تحقیق یا تقریر کے خلاف ہی کیوں نہ ہو، خواہ خواہ اپنی بات کی جگہ نہ کیا کریں۔

۵۔ کم محنت اور بد محنت طلبہ سے محنت کرانے اور یاد کرانے کا بھی ایسا احسن طریقہ اختیار کریں کہ طالب علم محنت کا عادی اور تحصیل علم و ہنر کا شائق بن جائے۔

۶۔ ہر کتاب کے شروع میں اس فن کے مبادی (مثلاً حد، موضوع، غایت) اور ترجمہ مصنف اور کتاب کی خصوصیات اور طریقہ تعلیم بھی طلبہ کے ذہن نشین کرادیا کریں۔

تعلیمی حیثیت سے کتب درسیہ کے تین طبقے قرار دیئے گئے ہیں، اولیٰ، وسطیٰ، علیا۔  
اولیٰ: میزان الصرف سے کافیہ تک۔ وسطیٰ: شرح جامی سے ہدایہ اولین تک۔ علیا: تفسیر جلالین سے دورہ حدیث شریف تک۔ ہر طبقہ سے متعلق طریقہ تعلیم درج ذیل ہے:

**طریقہ تعلیم طبقہ اولیٰ: ۱۔** اس طبقہ میں حتی الوسع ترجمہ لفظی اور مطلب خیر، تقریر مختصر اور ذہن نشین، انداز بیاں سادہ اور سہل، تفہیم مضمون آسان الفاظ میں ہونی چاہیے۔ نفس مسئلہ طالب علم کے ذہن نشین کرانے کے بعد اس کی زبان سے اعادہ بھی کرانا چاہیے۔ سبق سے فارغ ہونے کے بعد طلبہ کو اپنی نظروں کے سامنے بٹھلا کر اس سبق کو یاد کرایا جائے۔ دوسرے دن پچھلان کر اگلا سبق پڑھایا جائے اور روزانہ حسب حال زبانی اور تحریری سوالات کر کے جوابات دینے کی بکثرت مشق کرائی جائے تاکہ ٹھوس استعداد پیدا ہو سکے۔

**۲۔** میزان الصرف کو خوب اچھی طرح سمجھا کر تھوڑا تھوڑا با ترجمہ پڑھایا جائے اور اس کے ساتھ علم الصرف حصہ اول، مصنفہ مولانا مشتاق احمد چرتھوڑی سبقتاً یاد کرایا جائے، اس طرح کہ میزان الصرف کی ترتیب کے موافق صیغوں اور گردانوں کے نام خوب یاد ہو جائیں۔ اسم ظرف، اسم تفضیل مذکر و مؤنث میں تصغیر کے صیغے بڑھادیئے جائیں اور بحث اسم آلہ میں اسم آلہ صغریٰ، وسطیٰ، کبریٰ کے ۱۲ صیغے ابواب الصرف کی ترتیب کے موافق یاد کرائے جائیں اور صحیح ابواب کے صیغے نکالنے اور بتلانے کی خوب مشق کرائی جائے۔ اس مشق کے لئے تختہ سیاہ (بلیک بورڈ) سے مدد لی جائے۔

**۳۔** منشعب میں سے صرف ۲۴ باب، ۶، ۷، ۸، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵،

کرائی جائے اور عربی صفوۃ المصادر کی مدد سے صحیح ابواب کی صرف صغیر و کبیر گردانوں کی خوب مشق کرائی جائے۔ اسی لئے سہ ماہی اول میں صرف ایک کتاب میزان و منشعب نصاب میں رکھی گئی ہے۔

۴۔ علم الصرف حصہ سوم میں مفت اقسام کی صرف صغیرہ و کبیرہ با ترجمہ عربی صفوۃ المصادر کی مدد سے نیز تعطیلات کی خوب اچھی طرح مشق کرائی جائے، صرف میر اور علم الصیغہ میں بھی اس مشق کو جاری رکھا جائے۔

تعمیہ: صرف کے تمام اسباق ایک ہی استاد کے پاس ہونے چاہئیں، جو کہ نہ مشق اور آزمودہ کار ہو۔ نو آموز مدرس کے یہ کام ہرگز نہ سپرد کرنا چاہیے۔

۵۔ نحو میر میں مسائل زبانی یاد کرانے کے ساتھ ساتھ ہر ہر جملہ کی ترکیب بھی کرائی جائے، نیز کتاب کی مثالوں پر اکتفا ہرگز نہ کیا جائے، بلکہ قرآن و حدیث نیز دیگر کتب ادب سے بکثرت مثالیں دی جائیں اور ترکیبیں کرائی جائیں کہ نکثیر امثلہ اس باب میں بے حد مفید ہے۔ انواع اعراب کو خصوصاً خوب ہی یاد کرایا جائے۔ اور عوامل الخ منظوم فارسی حفظ کرا دی جائے۔

۶۔ شرح مائتہ عامل میں ایک دن صرف عبارت مع ترجمہ و مطلب پڑھائی جائے۔ دوسرے دن ترکیب کرائی جائے اس طرح کہ نوع اول تک اولاً چھوٹی ترکیب ہو، ثانیاً اسی کی بڑی ترکیب ہو، نوع اول سے نوع ثانی تک صرف بڑی ترکیب ہو اور نوع ثانی سے آخر تک صرف چھوٹی ترکیب، ہاں اثنا میں گاہے بگاہے بڑی ترکیب کا بھی امتحان لیتے رہیں۔

۷۔ روضۃ الادب میں یا کسی بھی آسان ادبی کتاب میں ترجمتین اور صیغوں کی مشق کے ساتھ ساتھ ترکیب نحوی بھی کراتے رہیں اور عربی تحریر و بول چال کی بھی مشق کرائی جائے۔

۸۔ ہدایۃ الخ اور مرقات میں اصطلاحی الفاظ کی تعریفات اصل عربی میں یاد کرائی جائیں اور مسائل اردو زبان میں خوب حفظ کرائے جائیں اور شب و روز کی گفتگو میں مسائل منطق کا اس طرح اجراء کرایا جائے کہ طلبہ محسوس کریں کہ ہم سب منطقی ہیں اور رات دن منطق سے کام لیتے ہیں تاکہ منطق ان کے لئے اجنبی چیز نہ رہے۔

۹۔ نور الایضاح اور قدوری میں مسائل جزئیہ آسان الفاظ میں طلبہ کے ذہن نشین کرا کے سوال و جواب کے طرز پر ان سے اعادہ کرایا جائے اور سبقاً سبقاً سنا جائے۔

۱۰۔ تہذیب کو اس طرح وضاحت اور سادگی سے پڑھایا جائے کہ بغیر کسی پیچیدگی اور دشواری کے شرح تہذیب کے تمام مباحث آجائیں اور اس کے پڑھنے کی ضرورت نہ رہے۔

طریقہ تعلیم طبقہ وسطی: عبارت بقدر ضرورت ایک ایک مسئلہ کی پڑھوائی جائے، لفظی اور اعرابی غلطیوں

پر متنبہ کیا جائے، لفظ یا اعراب غلط پڑھنے کی وجہ سے مطلب اور معنی میں جو نقص یا اہمال پیدا ہوتا ہے اس کو خوب واضح کیا جائے تاکہ طلبہ کو عبارت غلط پڑھنے کی قباحت و شناخت کا احساس ہو۔ حتی الامکان طالب علم سے خود لفظ یا اعراب صحیح پڑھوایا جائے، جب طالب علم تصحیح سے عاجز ہو جائے تو استاذ غلطی اور اس کی وجہ سمجھائے اور عبارت صحیح کرائے جو طالب علم عبارت پڑھ رہا ہے، دوسرے طلبہ سے کہا جائے کہ جہاں یہ لفظ یا عبارت غلط پڑھے تم ٹوکو اور عبارت کی تصحیح کرو، روزانہ ایک ہی طالب علم سے عبارت نہ پڑھوائی جائے اور نہ باری مقرر کی جائے بلکہ خود استاذ جس طالب علم کو مناسب سمجھے عبارت پڑھنے کے لئے کہے۔ کمزور طلبہ سے زیادہ عبارت پڑھوائی جائے۔ اسی طرح جو طلبہ عبارت پڑھنے سے بچتے ہیں ان سے ضرور عبارت پڑھوائی جائے۔ یہ اور اس کے علاوہ جو بھی مناسب تدبیریں طلبہ کو مطالعہ دیکھنے اور عبارت صحیح پڑھنے کا عادی بنانے کی ہو سکتی ہیں اختیار کی جائیں۔ عبارت میں صرف و نحو سے متعلق جو لفظی اشکالات ہوں ان کو سمجھا کر ان کا حل پوری وضاحت کے ساتھ بتلایا جائے ”دفع دخل مقدر“ کی تقریر کر کے کتاب کے جواب کو واضح الفاظ میں منطبق کیا جائے۔ اس طرح مسئلہ کی تقریر کر کے عبارت با ترجمہ اور مسئلہ کا انطباق خود طالب علم سے کرایا جائے اور ایسے طرز پر مطالعہ دیکھنے کی تاکید کی جائے کہ طلبہ خود مطالعہ میں ان امور کے حل کرنے کے عادی ہو جائیں۔ اگرچہ اس طریق پر پڑھانے سے سبق کی مقدار کچھ کم ہوگی مگر یہ چند روز کی بات ہے اس کے بعد خود طلبہ عادی ہو جائیں گے اور علمی استعداد بڑھتے ہو جائے گی اور تلافی مافات ہو سکے گی۔ آغاز سال میں کم از کم یہ طریق ضرور اختیار کیا جائے۔ کبھی کبھی گزشتہ سبق کے متعلق بھی اچانک سوال کر لیا کریں۔ تاکہ طلبہ پڑھے ہوئے سبق کے اعادہ اور تکرار پر مجبور ہوں۔

اس طبقہ میں طلبہ کے مطالعہ کی طرح تکرار کا عادی بنانا بھی نہایت ضروری ہے اور اس کی تدبیر یہ ہے کہ استاذ طلبہ کو بتلائے کہ ہمارے بزرگوں نے سبق کے اعادہ کے لئے تکرار کا طریقہ اس لئے جاری کیا ہے کہ طالب علم میں علمی استعداد کے ساتھ ساتھ تفہیم و تدریس کی صلاحیت بھی آہستہ آہستہ نشوونما پاتی رہے۔ بالفاظ دیگر یہ تکرار درحقیقت مدرس کی تربیت ہے، چنانچہ مشاہدہ ہے کہ جو طلبہ طالب علمی کے زمانے میں تکرار کرانے کے عادی ہوتے ہیں، وہ فارغ ہونے کے بعد نہایت آسانی سے نہ صرف مدرس بلکہ کامیاب مدرس بن کر نکلتے ہیں۔ تکرار کی اس افادیت کو سن کر انشاء اللہ تعالیٰ طلبہ میں تکرار کرنے کرانے کا شوق ضرور پیدا ہوگا۔ ہر استاذ اپنے سبق کے طلبہ کو دو دو یا تین تین جماعتوں پر تقسیم کر دے اور باری باری ہر طالب علم کو تکرار کرانے کی تاکید کرے تاکہ تکرار کا فائدہ تمام طلبہ کو یکساں طور پر پہنچے۔ نیز استاذ خود تکرار کے اوقات مقرر کرے، اور گاہ گاہ ان اوقات میں خود جا کر تکرانی بھی کرے تاکہ طلبہ تکرار کی بجائے گپ بازی میں وقت ضائع نہ کریں۔

۲- کنز الدقائق، اصول الثاشی وغیرہ فنی کتابوں میں فن کی اصطلاحات اور الفاظ اصطلاحیہ کی تعریفات تو اصل عربی الفاظ میں یاد کرانی جائیں اور مسائل کو اس طرح ذہن نشین اور یاد کرایا جائے کہ اصل فن سے مناسبت پیدا ہو جائے۔

۳- ترجمہ قرآن عظیم میں علوم و معارف قرآن کی بجائے عربیت پر زیادہ توجہ کی جائے، صرفی و نحوی امور کا لحاظ رکھتے ہوئے پہلے مفردات کے لغوی اور مرادی معنی اور محل اعراب کو بتلایا جائے پھر سادہ اور مطلب خیز لفظی ترجمہ کرایا جائے۔ شان نزول اور بیان واقعات و قصص میں قدر ضروری پر اکتفا کیا جائے۔ ربط آیات پر ضرور توجہ کرنی چاہیے اور سادہ مطلب خیز ترجمہ تو خوب ہی رٹایا جائے۔

۴- ہدایہ اولین کامل تحقیق و تدقیق و عرق ریزی کے ساتھ اس طرح پڑھایا جائے کہ اول ہر مسئلہ اور اس کی دلیل عقلی کا ماخذ جو اصول کلیہ میں سے ہو، طالب علم کے ذہن نشین کرایا جائے، پھر اس مسئلہ کو متفرع کیا جائے تاکہ طالب علم کے اندر اصل کلی معلوم کرنے اور اس پر مسئلہ کو متفرع کرنے کا ملکہ پیدا ہو۔

۵- علوم و فنون عقلیہ میں ہر علم و فن کی اصطلاحات کو بجا رہا یاد کرایا جائے اور اس کے مادی اصول موضوعہ سے آگاہ کر کے مسائل کو اس طرح ذہن نشین کرایا جائے کہ اس علم و فن سے مناسبت اور استخراج مسائل کا ملکہ پیدا ہو جائے۔

**طریقہ تعلیم طبقہ علیا: ۱-** اس طبقہ کی بیشتر کتابیں علوم و فنون کی آخری اور منتہی کتابیں ہیں۔ بسا اوقات طلبہ کو اس کے بعد کی کتابیں پڑھنے کا موقع بھی نہیں ملتا۔ اس لئے اساتذہ کو پوری محنت و کوشش کے ساتھ نہ صرف کتاب کا بلکہ اس کے مستند حواشی و شروح نیز اس علم و فن کی دیگر محققانہ معاون کتابوں کا بھی مطالعہ کرنا چاہیے اور پڑھاتے وقت صرف کتاب کے حل پر اکتفاء نہ کرنا چاہیے بلکہ اپنے طویل و عریض مطالعہ میں سے فن کی ضروری اور اہم تحقیقات و مسائل پر بھی نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں روشنی ڈالنی چاہیے تاکہ ایک طرف کتاب بھی پوری ہو جائے، اور دوسری طرف طالب علم کے کان فن کی اہم اور ضروری تحقیقات سے بھی آشنا ہو جائیں اور مستند کتابوں کے نام بھی اسے معلوم ہو جائیں تاکہ فارغ ہونے کے بعد جب وہ خود اس فن یا اس کے مسائل کو پڑھانے بیٹھیں یا کوئی مقالہ یا مضمون لکھنے کا قصد کریں تو ان مآخذ کی مراجعت کر سکیں۔ نیز عہد حاضر کے دینی مسائل پر بھی ضرور تبصرہ فرمائیں تاکہ طلبہ کو فارغ ہونے کے بعد جب ان مسائل سے سابقہ پڑے تو وہ خالی الذہن اور بے خبر نہ ہوں۔ اور اساتذہ کے بتلائے ہوئے مآخذ کی مراجعت کر کے ان کی جواب دہی کر سکیں۔ مثلاً:

۲- تفسیر جلالین پڑھانے کے وقت کتاب کے حل کرنے کے لئے تو حاشیہ حل یا کم از کم صادی کا اور ربط

آیات و دیگر علوم و معارف قرآن کے لئے تفسیر بیان القرآن اور سبق الغایات کا اور اصول تفسیر سے آگاہ کرنے کے لئے الفوز الکبیر اور تفسیر الاتقان کا اور تفسیر قرآن کے سلسلہ میں احادیث و مسائل فقہیہ کی تحقیق کے لئے تفسیر مظہری کا حسب ضرورت مطالعہ کرتے رہا کریں۔

۳۔ علم اصول حدیث، حدیث کا اہم ترین موقوف علیہ ہے اور نصاب میں صرف مقدمہ مشکوٰۃ اور شرح نجہ یا خیر الاصول کو رکھا گیا ہے۔ حضرات اساتذہ کو چاہیے کہ وہ ان کتابوں میں سے تو مصطلحات حدیث کو خوب حفظ کرائیں، مگر خود مقدمہ ابن صلاح یا تدریب الراوی کا مطالعہ کریں اور حسب ضرورت و موقع فن کے اہم مسائل پر ان کتابوں کی مدد سے سیر حاصل تبصرہ کریں۔

۴۔ مشکوٰۃ شریف پڑھاتے وقت سادہ اور مطلب خیز حدیث کا ترجمہ کرانے کے بعد ہر حدیث سے مستنبط فقہی مسئلہ میں ائمہ مجتہدین کے اقوال و مذاہب مع ادلہ تو نہایت اختصار کے ساتھ اور حنفی مذہب اور اس کے دلائل ذرا تفصیل و تحقیق کے ساتھ بیان کریں اور اگر حدیث بظاہر مذہب حنفی کے خلاف ہو تو اس کا آخری اور تحقیقی جواب بصورت ترجیح یا تطبیق یا توجیہ و تاویل ضرور بیان کریں۔ اس سلسلہ میں ابن رشد کے ہدایہ المجتہد سے مدد لیں اور لمعات شرح مشکوٰۃ یا التعلیق الصبح کا بالائتزام مطالعہ کریں۔

۵۔ دورہ حدیث شریف کی کتب عشرہ بالخصوص بخاری شریف پڑھانے کے وقت فتح الباری، یعنی ورنہ حواشی حضرت مولانا احمد علی رحمہ اللہ کے الابواب و التراجم کا بالائتزام مطالعہ کریں۔ اور جامع ترمذی پڑھانے کے وقت معارف السنن یا الکوکب الدری کا اور سنن ابی داؤد پڑھانے کے وقت بذل المجہود کا، علی ہذا القیاس باقی کتب عشرہ پڑھانے کے وقت ان کے حواشی و شروح کا ضرور مطالعہ کریں، مگر ان طویل و عریض شروح میں سے اہم ترین مباحث نہایت اختصار کے ساتھ بیان کریں۔ تاکہ کتاب بھی ختم ہو سکے اور جس کتاب حدیث کو بھی شروع کرائیں اول بطور مقدمہ تاریخ تدوین حدیث، حجیت حدیث، اصحاب صحاح و سنن کے تراجم اور ان کے شرائط و مراتب اور خصوصیات کتب عشرہ پر اجمالاً، اور زیر دروس کتاب اور مصنف سے متعلق امور مذکورہ پر تفصیلاً محققانہ تبصرہ کریں، اس کے بعد کتاب شروع کرائیں اور نہایت متانت و وقار اور احترام کے ساتھ ایک ایک باب و حدیث کے لفظی و معنوی حل طلب امور اور اس سے مستنبط احکام و مسائل پر سیر حاصل تقریر کریں اور اس مختلف فیہ مسائل میں ائمہ مجتہدین کے اقوال و مذاہب اور ان کے مستدلات نہایت عزت و احترام کے ساتھ بیان کر کے مذہب حنفی اور اس کے دلائل پر انتہائی محققانہ مگر منصفانہ بحث کریں اور وجوہ ترجیح بیان کریں۔ مناظرانہ اور مجادلانہ طرز ہرگز نہ اختیار کریں اور اختلاف کو حتی الامکان ختم یا کم کرنے کی کوشش کریں، نہ کہ حدیث کو مذہب کے مطابق کرنے کی، کہ

اصل حدیث ہے اور مذہب اس سے ماخوذ مستنبط، حدیث میں تاویل اور صرف عن الظاہر کرنے کے بجائے رجال و سند پر محققانہ کلام کم کرنا زیادہ مفید اور بہتر ہے، اس لحاظ سے امام محمد دہلویؒ کی شرح معانی الآثار حنفیہ کے لئے نعمت غیر مقربہ ہے، اختلافی مسائل پر کلام کرتے وقت اس کو اور مؤطا امام محمدؒ کو پیش نظر رکھنا حنفیہ کے لئے از بس ضروری ہے۔

قدیم فرقہ زائغہ اور زمانہ حال کے فرقی باطلہ کی محققانہ تردید کریں اور اعلاء کلمۃ الحق کا فرض ادا کریں، اسی کے ساتھ ساتھ طلبہ کو تصحیح عقائد و نیات اور تزکیہ اخلاق و اعمال کی بھی ترغیب دلائیں تاکہ تعلیم کے ساتھ تربیت کا فرض بھی ادا ہو، اس باب میں خود استاذ کو ورع و تقویٰ اور خوف و خشیت الہی کا عملی نمونہ بننا از بس ضروری ہے، اور محدث کے شایان شان بھی یہی ہے، وفقنا اللہ تعالیٰ اجمعین۔

نیز اپنی بحث و تحقیق کو متعارف اخلاقی مسائل و مباحث تک محدود نہ رکھیں بلکہ علوم و معارف حدیث علی صاحبہا الخیۃ و التسلیم کو ایسی تحقیق و وضاحت کے ساتھ بیان فرمائیں کہ طلبہ کے ذہنوں میں حدیث کی شایان شان اہمیت اور دین میں اس کا حقیقی مرتبہ و مقام راسخ ہو جائے تاکہ وہ عہد حاضر کے عظیم تر لادینی فتنہ ”انکار حدیث“ کی جواب دہی اور تیغ کٹی پر پورے طور پر قادر ہو جائیں۔

عام طور پر حدیث پڑھانے والے اساتذہ سال کا بیشتر حصہ صرف ارکان اربعہ کے مسائل اختلافیہ کی بحث و تحقیق پر صرف کر دیتے ہیں اور آخر میں صرف کتاب کی تلاوت رہ جاتی ہے، اور اس کے باوجود بھی بیشتر کتابیں ختم نہیں ہوتیں۔ یہ طریقہ سخت مضر اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا کرنے کے باب میں تقصیر کے مترادف ہے، اعاذنا اللہ منہ، اس لئے استاذ کو روز اول سے کتاب کے ختم کرانے کو پیش نظر رکھنا چاہیے، خود بہت کچھ دیکھنا اور مطالعہ کرنا چاہیے اور طلبہ کے سامنے کم سے کم گہرے حد ضروری اور اہم باتیں علی وجہ البصیرۃ بیان کرنی چاہئیں۔

۶۔ حدیث کی طرح اس طبقہ کے بقیہ علوم و فنون کے اساتذہ کو بھی اسی طریق کار کے مطابق اپنا مطالعہ زیر درس کتاب تک محدود نہ رکھنا چاہیے، مثلاً ہدایہ اولین، اخیرین پڑھاتے وقت فتح القدیر اور حاشیہ مولانا احمد حسن سنہلیؒ ورنہ کم از کم عنایہ کا، اور شرح عقائد پڑھاتے وقت اشارات المرام للبیاضی، ورنہ کم از کم مسامرہ اور المرام فی عقائد الاسلام مصنفہ مولانا عبد العزیزؒ پر ہاروی کا، اور حماسہ پڑھاتے وقت اس کی شرح فیضی و تہریزی، ورنہ کم از کم حاشیہ مولانا اعجاز علی رحمہ اللہ کا، اور منتہی پڑھاتے وقت شرح برقوقی، ورنہ حاشیہ مولانا اعجاز علیؒ ضرور زیر مطالعہ رہنا چاہیے۔

۷۔ سیرت و تاریخ وہ جدید علوم ہیں جو اسی سال وفاق نے نصاب تعلیم میں اضافہ کئے ہیں۔ ان کے ساتھ کودری کتابیں شروع کرانے سے پہلے ہر دو علموں کی وسیع معلومات کا ذخیرہ مہیا کر لینا چاہیے۔ تاکہ پڑھاتے وقت ہر دو علموں کے اہم ترین مباحث کی طلبہ کو نشان دہی کر سکیں اور یاد کر سکیں۔ ہر دو علموں پر عربی اور اردو دونوں زبانوں میں مستند محققین کی تصانیف موجود اور دستیاب ہیں۔ مثلاً سیرت مغلطائی کے ساتھ سیرت ابن ہشام، نور البقین، اتمام الوفاء کا، اور تاریخ ابوالفداء کے ساتھ محاضرات خضریٰ (عہد بنو امیہ، بنو عباس) کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ اردو میں اوجز السیر، تاریخ خلافت راشدہ مصنفہ عبدالشکور لکھنوی، اور خضریٰ کی محاضرات کا اردو ترجمہ اور اس کے علاوہ جو بھی کتابیں تاریخ و سیرت کی میسر آئیں، ان کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔

تاریخ و سیرت کے استاذ کے لئے عہد رسالت، عہد خلافت راشدہ، عہد بنو امیہ، عہد بنو عباس اور عہد حاضر کے اسلامی ممالک کے جغرافیہ خواہ عربی میں ہوں خواہ اردو میں، جس طرح ممکن ہو حاصل کر کے اس میں بصیرت حاصل کر لینی چاہئے، اس لئے کہ وفاق کے مجوزہ نصاب میں تاریخ کے ساتھ جغرافیہ بھی لازمی مضمون ہے۔ مدرسہ کو اس سلسلہ میں مدرس کی پوری امداد کرنی چاہیے کہ اس کے بغیر مدرس ان نئے علموں کو نہ کما حقہ پڑھا سکتا ہے اور نہ امتحان کی تیاری کر سکتا ہے۔

۸۔ علم کلام جدید اور علم اخلاق بھی جدید علوم ہیں۔ ان کے پڑھانے والے استاذ کے لئے متعلقہ کتاب شروع کرانے سے قبل علم اخلاق میں امام غزالیؒ کی احیاء العلوم کا، ورنہ کم از کم کیمیائے سعادت کا، اور علم کلام جدید میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی حجت الاسلام، انتصار الاسلام، قبلہ نما کا اور حکیم الامتہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی تصانیف کا مطالعہ از بس ضروری ہے۔

اس طبقہ کے استاذ کو چار سے زیادہ اسباق ہرگز نہ دیئے جائیں ورنہ وہ کتاب اور فن کا حق ہرگز نہ ادا کر سکے گا۔ اور طلبہ تشنہ کام اور ادھر سے رہ جائیں گے اور مدرس کا اس میں کچھ قصور نہ ہوگا۔ خصوصاً علوم جدیدہ، کہ ان سے تو عموماً مدارس عربیہ کے اساتذہ خود نا آشنا ہیں۔ درحقیقت استاذ کو پہلے خود پڑھنا پڑے گا پھر پڑھا سکے گا۔ اور اس پر طرہ یہ ہے کہ ان کتابوں کے حواشی اور شروح بھی نہیں، معز اکتا ہیں ہوتی ہیں، مدرسہ کو اس کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

☆☆.....☆☆